''نہج البلاغۃ قرآن و حدیث کے بعد ادبیات و دینیات اور اخلاقیات و سماجیات کے اعتبار سے سب سے بڑی کتاب ہے۔ یہ ان چار مصادر میں سے ایک ہے جن سے کوئی بھی عربی ادیب بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ (یعنی قرآن، نہج البلاغۃ، جاحظ کی البیان والتبیین اور المبرد کی کامل)''

مصری ادیب حسن زیات نے لکھا ہے:

''ولا نعلم بعد رسول الله فیمن سلف و خلف افصح من علی رضی اللہ عنہ فی المنطق و لاابلّ منه ریقا من الخطابة، کان حکیماً تتفجّر الحکمة من بیانه وخطیباً تتدفق البلاغة علی لسانه وواعظاً ملء السمع و القلب و مترسلاً بعید غور الحجة و متکلماً یضع لسانه حیث یشاء و هو بالاجماع اخطب المسلمین و امام المنشئین۔''۱۱؎

''سلف و خلف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علیؑ سے زیادہ کوئی فصیح نہیں گذرا۔ ان کی ہر بات حکمت سے پر ہوتی تھی۔ پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ وہ مسلمانوں میں سب سے بڑے خطیب اور ادیبوں کے امام تھے۔''

صبحی صالح نے نہج البلاغہ کے مقدمہ میں لکھا ہے:

''منذ ان تصدّی الشریف الرضی بجمع ما تفرّق من کلام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و اسمه نهج البلاغة اقبل العلماء و الادباء علی ذلک الکتاب بین الناسخ له یحفظ نصه فی لوح صدره و شارح له ینسم الناس عن تفسیر اته و تالیفاته۔''۱۲؎

''شریف رضی نے حضرت علیؑ کے متفرق کلام کو جمع کیا ہے اور اس کا نام نہج البلاغہ رکھا ہے۔ اس وقت سے علماء و ادباء اس کتاب کی طرف متوجہ ہوئے۔ کچھ تو اس کو لکھ کر حفظ کرنے میں مصروف ہو گئے اور بعض نے اس کی تفسیر اور تعلیقات میں مشغولیت اختیار کی۔''

شیخ عبدہ نے لکھا ہے:

''لیس فی هذه اللغة الاقائل بان کلام الامام علی بن ابی طالب هو اشرف الکلام و ابلغه بعد کلام الله و کلام نبیه و اغزره مادة و

ارفعہ اسلوبا و اجمعہ لجلائل المعنی۔"۱۳؎

"ہر عربی داں (اس کتاب کے مطالعہ کے بعد یہی کہے گا کہ اللہ اور رسول کے بعد حضرت علیؓ کا کلام سب سے زیادہ بلیغ، معنی خیز اور بہترین اسلوب کا حامل ہے۔"

محمود شکری آلوسی کہتے ہیں:

"ھذا کتاب نھج البلاغۃ قد استودع من خطب الامام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ما ھو قبس من نور الکلام الالھی و شمس تضیی بفصاحۃ المنطق النبوی۔"۱۴؎

"نہج البلاغۃ حضرت علیؓ کے خطبات کا مجموعہ ہے۔ یہ کلامِ الٰہی کے نور کا ایک ٹکڑا اور فصاحت نبوی سے منور ایک سورج کا نام ہے۔"

حواشی و مراجع

۱؎ وفیات الاعیان، ابن خلکان، تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید، مکتبۃ نھضۃ المصریۃ، القاھرۃ، ۱۹۴۸م، ۴/ ۴۸

۲؎ یتیمۃ الدھر، الثعالبی، تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید، دار الفکر، بدون تاریخ، ۳/ ۱۳۱

۳؎ شرح نہج البلاغہ، ابن الحدید، تحقیق: محمد ابو الفضل ابراہیم، دار الجیل، بدون تاریخ، ۱/ ۳۵

۴؎ الحضارۃ الاسلامیۃ فی القرن الرابع الھجری، آدم متز، القاھرۃ، ۱۹۵۷ئ، ص ۴۸۵

۵؎ شرح نہج البلاغۃ، ج ۱، ص ۴۱ ۶؎ وفیات الاعیان، ج ۶، ص ۴۵

۷؎ المنتظم، ابن الجوزی، حیدر آباد دکن، ط اول، ۱۳۵۸ئ، ج ۷، ص ۲۷۹

۸؎ حوالہ سابق، ص ۲۷۹ ۹؎ المنتظم، ج ۷، ص ۲۸۲

۱۰؎ تصنیف نہج البلاغۃ، لبیب بیضون، مکتب الاعلام الاسلامی ۱۴۰۸ئ، ج ۱، ص ۴۲

۱۱؎ تاریخ الادب العربی، احمد حسن الزیات، القاھرۃ، بدون تاریخ، ص ۱۸۶

۱۲؎ شرح نہج البلاغۃ، صبحی صالح، القاھرۃ، ۲۰۰۴ئ، ص ۱۸

۱۳؎ شرح نہج البلاغۃ، محمد عبدہ، طبع مصر، بدون تاریخ، ج ۱، ص ۵

۱۴؎ بلوغ الارب فی معرفۃ أحوال العرب، محمود شکری الآلوسی، تحقیق: محمد الاثری، بیروت، لبنان ۱۹۷۷ئ، ج ۳، ص ۱۸۰

★★★